

الحمد لله والمنة که درین زمان مهینت جوان

اختر مبین

فی تحفہ

مدح خیر المرسلین

تصنیف ہر پہنخوری رشک خاقانی و انوری جناب مولوی سید
محمد کاظم حسین صاحب تفتہ گفتوری بر قصیدہ نعتیہ سرمد اہل کاشاعر اعیان
جناب مولوی محمد حسن صاحب محسن کا کوردی

در مطبع گلزار دکن باہتمام یوسف علی خان بلوچہ حیدرآباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷
 گل کو شکر نہ کہنے پہ غنچہ دوان گل
 بات بن لہو تو بن دل صحران گل
 قزاقان بول رہا ہیں بی بیان گل
 سر زمین اشہان کرین مقرران گل

جاکے جتنا پہ نہنا بھی ہے اک طول ال

۱۸
 آج کل ہندوین سانس کی جا رہی ہیں
 جا بجا کرتے ہیں بھرے ہیں غل
 ہندو چرنے والی سب سے زین پر ہیں
 بہت کاٹتی ہے چاچا باب

برق کی گاندھے پر لاتی ہے صبا گل گل

۴۴
 بخت بد تو خن جہم جو بدین کین
 بجاو کن کیا کر نہ ہے چل جاو کن ابجا
 جو کس کو نواداروں کے درشن میں ابجا
 جزا دینی ہوئی آئی ہے بہا بن میں ابجا

کہ چلے آئے ہیں تیر تھر کو ہو ابر بادل

۴۵
 مچ کوسو فکرت کہ جو تہ ڈالی
 نذر ویش کا دیکھا نہ شفق کی لالی
 ابر بڑو عجم غم سے بے خالی
 کاسے کوں نظر آئی ہیں گم تائیں کالی

ہند کیا ساری خدائی میں تو نگاہ ہے عمل

۴۶
 ایک کجی نر سب بیسات کے خالق کی نپاہ
 ایک اندھیر سچا ہو سکے شام دیکھا
 ساٹھ صفت لب تہی آئی سب باران کی سپاہ
 جانب بیلے ہوئی سبھا پوش ابر سپاہ

ابھین کر کعبہ میں قبضہ کر کن لات و میل

۴۷
 جو کس سبک سبک ہوئی راہ گری
 کچھ چلا ابھی سو گلوں کو دھواں کے جاگس
 ہنرمناں کے حضور میں ہوئی جے چاگس
 دیر کا تیرا چہ پورن لیے جل میں جاگس

ابر چوٹی کا برمن ہے پیر آگ میں جہل

عبدالولی کی ہریت کو جلو میں عالم
ماہر زور کا کھنے کو عطا در در اقام
تو بخت میں یہ کمال نہیں بوجہ چاکم
ہر پنجاب بلا طہم ہے اعلیٰ ناظم

برق بنگا نہ ظلمت میں گور ز جزل

ماہر کیا ہے اس کی افادہ دہی
کب باران کی سب نشوونما دہی
سات دن دم کر کے چہرے چھڑی
بیکلا آٹھ پہرین کبھی دو چار گھڑی

پندرہ روز ہو سے پانی کو گل گل

۴۹
ہر چار کی زبردستی جاری جہن
ابو ذوقاؤن کے سرخو کو بھی جانا ہر
راہ کا جی میں گزرا غرض سب دین
دیکھیے ہو گا سب کبوتر درین

سینہ تنگ میں دل گو پون کا ہے بیکل

۵۰
ہندو گنگا کی طرے کرنے کو دین
اور کھانیکو ہوا سن لندین
پانی آگ کو لینے سے رہیں
راکھیاں کے سلوٹوں کی رہیں

تار بارش کا جو ٹوڑ کوئی ساعت کوئی مل

۱۷
 نو سادوں کی صلیبیں کہیں نہ تھوڑا
 گردن منہ سے نکالیں نہ ہی غصہ
 یوں پہنچیں گے کہیں میں ادب کر گنگا
 کہی سیلا تھا بندہ لے گا جی دراپ

نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ ہل

۱۸
 آنکھوں میں جو ہرست سی بادل کو
 دیکھ نہ رہے تھے وہی کوہین لالے
 نہ بیان بارہم میں اور چڑھے میں ناو
 دوزخ جاتے ہیں گنگا میں نارس والو

نوجوانوں کا سینہ چرہ یہ بڑھوا منگل

۱۹
 دھڑکے کہان باد صبا کے جھونکے
 بڑھ گئے خلق میں آہ غائب کے جھونکے
 آہ غائب کی جھونکے میں آہ غائب کے جھونکے
 نہ پالا کہ جیتے ہیں ہوا کے جھونکے

بڑی بھادوں کے نکلنے ہیں پھر گنگا جل

۲۰
 خضر خضر کے طوفان کی برقی تھکی
 ایسی بات کہ گئے نہ دیکھی نہ سنی
 دیکھو عالم بالائی جی صوفی بدلی
 کبھی دوزخ کبھی آجی مہ نو کی شنی

بھرا خضر میں ملاحم سے پڑی ہر لیل

۵۷
 از طغیانی آراک پریشان حالی
 کبک و بیل و چو گشتان خالی
 انقلاب کی جی بنیاد آجئے ڈالی
 قمر این کہی میں جی سوزن جالی

لالہ باغ سے ہندو فلک سیم کس

۵۸
 کیا جنون خیزند طیار کہ خالق کی اما
 مثل جنون کہ دیوانے بن انسان
 نور اکھون میں اوجو عیان اچیان
 شب کو برآمد میرین بوا دل کو نہان

بیلی محل میں ہڈا ہو سہ پر پائل

۵۹
 وہ غلط شہر طاری ہے عجیب
 اہل سلام کا ہو گا زرا بیان تپ
 کیا ہی جوں کہیں لائی کہیں گھٹ
 نہ کہیں گھٹ سے آٹھائی گھٹ

چشم کا فرین لگای ہو کا فر کا حل

۶۰
 وضع کردن بیان میں نین چکاوت
 یکڑون رنگ برتا ہو چکاوت
 آئے جابلو بن جابلو تو ہو با چکاوت
 چو کا جیس کے چرخ لگای ہے جکاوت

یا کہیراگی ہو بہت پر بچا ہی کتل

۹۷
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خانی نہ ہند
 بنگا ناظر خاں لے کر کجا بھی حشر
 نترجی چھپے غائب ہو نظر سے زامید
 شے بہت بظرافت نہ دیکھو و شید

ہی یہ اندھیر چابی ہو تاثیر ز حل

۹۸
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خانی نہ ہند
 بنگا ناظر خاں لے کر کجا بھی حشر
 نترجی چھپے غائب ہو نظر سے زامید
 شے بہت بظرافت نہ دیکھو و شید

گر چہ پروانہ بھی دھڑھڑاؤ سی لکیر مشعل

۹۹
 ہو گیا دیو زین گرد و کثرت میں نہان
 مردم سیکہ ہو خانہ صیرت میں نہان
 لفظ روشن بھی ہو انتر کھفت میں نہان
 نور کی تپنی ہوئی پردہ ظلمت میں نہان

چشم خوشید جهان بین میں ہن آمار سل

۱۰۰
 بنگا ناکت کی عطا کردا و خانی نہ ہند
 بنگا ناظر خاں لے کر کجا بھی حشر
 نترجی چھپے غائب ہو نظر سے زامید
 شے بہت بظرافت نہ دیکھو و شید

جگیا منزل خود شید کی پختہ گل حل

۴۴
 جو سب باجی کی بجالت ہو گئی تھی
 جابر چلتا ہی رہتا تھا اور جگہ کے بطور
 لاکھ ہونی میں دانی کی ہوا میں ویر
 ابرجی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا ہے

برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لا ناشعل

۴۵
 نئی جو بنیابیں اپنے کو ٹھہرائی
 کر چمن کا ہزار بھی چمکا رہی
 لاکھ پرانے کا ہوا قصہ گر جائی
 جھٹ گئی بجلی چراودہ آ رہی

قلعہ چرخ میں ہی ہول بھلیاں بادل

۴۶
 نالہ گئے کہیں شش بجے مالتی تاثیر
 دل دبیرین شش بجے مالتی تاثیر
 استفصل بھری گئے بھالتی تاثیر
 زمین طیب موانی یہ دکھائی تاثیر

رز محلول ہے غلڑ تو کھل رہے منقل

۴۷
 کوئی بھوکا جو صبا کا کبھی آ جاتا ہے
 صاف نئی طرح غیبیوں کو بنا جاتا ہے
 کبھی طائر مثال آرا جاتا ہے
 یہ اپنے آپ نہون کے بہا جاتا ہے

ہمیں تصویر سو گرنا نہ کہیں دیکھ نہ

۱۷۷
 سبیل میں ہو میں اپنی مسند پر
 ہو گیا چاندنی کا کھیت بھی یک شجر
 بڑھا جاسے عجب کیا ہے زمین پر پوئی
 نہ جہ نہ شود نہ کا کستہ نہ تارہ پوئی

شہنشاہ میں کا کہن شان کے نکل آئی کوئل

۱۷۸
 باغ میں گیت کی چھوڑ کے کھسار
 ارطاس میں جنگل کے بغیر گلزار
 کاہن آئی ہے تمہیں کی صدا یہ ہر بار
 کچھ تو کہہ دے جانی ہے گلشن کی بہار

دیدہ زگس تہلا کو نہ سمجھو احوال

۱۷۹
 صحت محبوب کے ہے نغمہ تمہیں دیا
 عارض پار کے ہر گل میں ہیں پیدا انداز
 طوکل اگر سیوے ساس کی ہے اورانی پرواز
 خضر فرائے ہیں نہیں کوئی عمر دراز

پھول سو کہتو ہیں پھلتا رہے گلزار امل

۱۸۰
 اللہ اندر سے اعجاز ہے سمیٹن
 رنگ تازہ ہو کہ جسے نہ تو نصیب چین
 پھول مناب کے ہیں باغ میں شین
 حلقہ نشان ہے شہسباز نسرین

نخل آؤ می می سے ٹپکتا ہے غسل

۳۱
اپنی خوبی کے بڑھانے پر مال سبز
سبز رنگوں کا اور آئینہ کھین دل سبز
آئینہ نامہ ادا کیوں سب سبز
لہر لہا لہا ہے جو بجلی کے نقاب سبز

چرخ پر باد لا پھیلا ہے زمین پر محل

۳۲
نہ نظر میں نہ پناہ ہے جو گل سبز
آب کی سطح کو بھیج دین سبز
پناہ ہے نشی قدرت کا مطلق سبز
جگہ پر نہ بن جو گل کھین میں آئی ہو سبز

صفت گل کے حواشی پہ طلائی جدول

۳۳
لیکن باغ میں لالہ نے جو باندھی تھی تون
مورب ناچ میں مشغول ہیں گلی نے تون
گر رُو تو نورون ہے سپر کا حن
ہنر بان مصف چین میں ہے سب سبز

طوطیوں کی ہو تھمن تو بیل کی غزل

۳۴
خوش ہو گیا بادہ گلگون چہار
خودی شہر چلا آتا ہے نئی لہجہ
سن لالہ گل کے جو گردلے اب
نخن طاووس گلشن پر سے سایہ کیا

پتھر کھونے ہو وزن شہ گل پر یہ سنبھل

۴۵
گل سون پر آبل حبیب گلستان
روبیون کی بھی شہادت شقائق عیان
کریاں خون کی ہیں سپہیں اجلاں
جھڑت دیکھو سیک کی کھلی ہیں کلیان

لوگ کہتے ہیں کہ نے ہیں فرنگی کو نسل

۴۶
کیا بکرہ فصل بیماری تحریر
سطح و طاق نیاصحن حسین کی تصویر
دوق آئینہ موتی پائل خاصہ گہا پیہر
آہ قمری میں مزا اور نرسے میں تابہر

سرزمین دیکھو پھول آنکھ پھول میں پھل

۴۷
ایچ پڑی نہیم جری حکمت گل
دھڑن فاختہ پر غمہ
تیر فرج کو سامان ہیں مہیا باد گل
خندش میں ہیں چرخ پیدل

سب ہوا کھاتے ہیں گلشن سوار اور پیدل

۴۸
باغبان کی کی ہے جو دا جب تکمیل
شان پر بار چلے براد کے نیلیم
گل سوار میں اسنادہ یاد کے تھنیم
پھول ٹوٹی ہوئی چھرتی رو شون چرخیم

یا شرکے میں تھلتی ہوئی گلگون کو تل

۱۳۹
ایسی سبز رختوں کی کھائیں خنیں
حضرت خضر نے انھیں کھائیں خنیں
نخل آگور سے تازہ پڑھائیں خنیں
نخل آگور سے تازہ پڑھائیں خنیں

حسرت خضر زین نظر آتا ہے نخل

۱۴۰
بستہ نیابی دل و چہرہ کی طرح
کھانڈا سے ہیں کہ افست کے شکر کے
میں چھو جگہ کے میں پائے شکر کے
ماٹھ سا تھا آنے میں ناو کی جگہ کے

شجرہ آہ رسا میں نخل آئی کو کچل

۱۴۱
مخنی پھر جان میں بھی شادی ہو خنیں
طاہر رنگ میں جس ہے محبوب خنیں
ہو گیا نکل حسینا میں نے خنیں
سبز خنیں سے عجب ہوئے لگی خنیں

چمن جن سے لال اوڑ گئے بنکر ہر نل

۱۴۲
جو بیل جو پڑا پان کی طرح
میں چھو جگہ کے میں پائے شکر کے
ماٹھ سا تھا آنے میں ناو کی جگہ کے

پر لگائے ہوئے نکلان صنم سے کابل

۴۴

دوبیل کا ضیاء ہوا باغ کے دور
پھول بین جا چڑھا کے ہو کر غریب
انداغ دیاں نضل بین جو ش سرد
خندہ گل قلابین سے ہو اشور نشور

۴۵

نایابی کا ہو بند ہے ہو دھیمی سی تپا
جنگ آواز طرب خیر ہے پیدا ہوا
بلبلین مگلی گائین ہوا جوش بہار
شاخ نشتا ویدری سے کہو چھری ملار

کیا عجیب ہے جو پریشان ہے خواب گل

نونا لان گلستان کو سنا ہے غزل

۴۶

عجیب ہے بیاڑ پیرین ہے
خمس عین بیاڑ عجیب پیرین ہے
آخر طالب دیدار عجیب پیرین ہے
غائب تک حرم آداب عجیب پیرین ہے
مزدگردش میں گزرا عجیب پیرین ہے

۴۷

دور نام ہے طرف جنگلی و دریا بادل
کیا ہے طوفان اٹھا کر پہ مٹی بادل
نہیں تھکنا ہے کچھ دل میں سوچا بادل
سنت گاشی کو گیا جانب متھر بادل

سرمہ ہے نیند مری دیدہ بیدار کھرل

تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی بہمن آباد ل

۴۴

موسم گل تین کر یا رنگ بد بنا بادل
کبھی کالا ہے کبھی منت گور بادل
بہن کھنے لگے ہو کوئی دلیہ بنا بادل
سنت کا شی کر یا جانب منہر بادل

بج میں آج سرکش ہو کا لا بادل

۴۵

کچھ چھپر ہے چھپرے جو بھڑ بادل
اب کھلا لگا کوئی تازہ شگوفہ بادل
بنت وادان کو نہ کر کے کہیں شہید بادل
خوب چھایا ہو سرگرمی و منہر بادل

رنگ میں آج کھیا کے ہے ڈوبا بادل

۴۶

آج تو غائب دھوکے ہو نکھر بادل
دکھو آتا ہے کیسے ٹھاٹھ نہالا بادل
سور کھتے ہیں بنا ہے کوئی دو ٹھا بادل
نہا ہوں گا لیے ساٹھ ہے ڈولا بادل

برق کھتی ہے مبارک تجھ سہرا بادل

۴۷

گل میں مغرور بہارا آئی ہو ہے جی
کوئی زرداری کی ہے گردین چاندی
چشم خیمہ بھی یا سیر نہ گنگا
سلح افلاک نظر آتی ہے گنگا

روپ بکلی کا سہرا ہو پہلا بادل

۱۴۵

وہ عظیم بالا جو بہت پائے
شہسوار کی سی بھی انداز دیکھلاتا ہے
اپنی تالائی پر خوش ہوتا ہوا تراتا ہے
چرخ چابی کی چل چلے سے نظر آتا ہے

سبزہ چمکے ہلاتا ہوا برچھا بادل

۱۴۶

جس تائب سے معذور ہو چرخ زمین
فوج باران کے نظر آنے لگے در زمین
بج آبِ بین زمین آئیں تائب زمین
تائب چرخ زمین کے کھلنے کا

ہو قسم کھائی اودھائی ہو گنگا بادل

۱۴۷

حال کی سیو شیرم رنگ جاب کیون
خال کی شکل شجرت جاب کیون
رختی مہر جانا کی گھٹ جاب کیون
بجیل دو چار قدم چلے پٹ جاب کیون

دہ اندھیرا ہو کہ پھرتا ہے جھکتا بادل

۱۴۸

آسمان زمین کا ہے تبدیل نقشہ
آجکل حسن بد بھر کا آخر چمکا
لالہ چو لالہ بناوادی امین صحر
چشمہ مہر ہے عکس زرگیل سے دریا

پر تو برن سے ہے سونے کا بھر بادل

۵۵
 جج اک ماہ قلعہ مجھے چھوڑ دیں
 چشمِ بیکر کی شفاف پرواز گشت
 پہلے طوفان ہوا آنسو دن میں پیکر
 میری آنکھوں میں سما نہیں جوینِ حشر

کسی بیدر کو دکھلا کر شہما بادل

۵۶
 ہجر جان میں ابلی ہوئی حالت
 آنکھیں ٹوٹی ہیں تو کہنے میں کراہ لگی
 پہلے طوفان میں تیاب میں یہ دنیا بی
 دل تیاب کی ادنیٰ سی چپ ہو چکی

چشمِ آب کا ہے لہر کے شہما بادل

۵۷
 کہہ موقوف کر سنا چکنا بجلی
 کسو پر نہ دکھلائی ہے شعلہ بجلی
 ابر کیا چیز ہے بتلاؤں نصین کیا بجلی
 طیش ل کا اڑا یا ہوا نقشہ بجلی

چشمِ پر آب کا دہو یا ہوا خا کا بادل

۵۸
 دعویٰ کر رہا ہے عجز کا ذرا سانسے آو
 اور پانی کے عوض خون ہی دم بھر رہا
 اتنی قدرت نہیں چرخِ فوق بھلا کیسے
 اپنی نظر فیون کو لاؤ فلکِ حشر چو جاے

میری آنکھوں کا ہر قطرہ ہوا صدقہ بادل

۵۹

تجربہ سائنس دان نہ ہو اخصاً
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو

یہ مراد ہے یہ میرا ہے کلچر بادل

۶۰

تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو

یہ آگ ہے تیار ہے کاندہ بادل

۶۱

تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو

نعمت نے کامریش کنیا بادل

۶۲

تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو
تجربہ کونکے طرف سے زخم دینا نہیں ہو

پیشکش و کرتا ہے شمار بادل

۷۳
 تینفہر سے منور ہوئی ہے پیادری
 جان ساتھ محبت کی رہی پیاری
 آہ ذوالہ سے منور ہے آنسو جاری
 دیکھنا کہین محسن کی فغان وزاری

نہ اگر جہاں بھی ایسا نہ ہو رہتا بادل

۷۴
 مطلع نامی گلستان و جبل
 پھر ہوا دلوں کا سیر ہوائی بادل
 فکرت چھوٹے بھون کی چڑھائی بادل
 آتش ناپکے بڑھی طبع بجز بادل
 چلا خاں صہید و کیرف بجز بادل

کہ ہو چکرے میں خشکو کا دماغ مختل

۷۵
 دو تہم سے عدا کا نگارہ بجا کر کیا
 دفن تابان کو شہر اراستے جلا کر کیا
 کوہ ہارون پہ چلی اک شور مچا کر کیا
 باہین اب سیت چھپا کر کیا

جام خورشید مع یکدہ ہرچ سسل

۷۶
 فیض زینتیں چہین چہین
 تختہ چھپے کھلیا ہو چھپو کیاب
 جو کوئی ساغر بلور کہ نہ یوں کرب
 چیمپیش میں گلابی ہو کہ چلو ہو گلاب

پھول کیوڑ کا کھلا ہو کہ کھلی ہو پھول

۷۷
 نظر آکھیں تی میں آنگور کا چر
 شمع الاک طبعیت پر لگی گویا دیر
 جگر آدھی نہیں سوچن غماری کی کھٹیر
 جا بجا بدہ کہتے ہیں کہ زندون کو تو دیر

دست بچام سے کتو میں کچھوں کو نہ مل

۷۸
 بدہ دن نکلے تے تاک بے تبادریا
 فیض کدھما ہے پادہ کشتی ہو جانا
 نہ کہ بخیل جو زندون میں نہ تھا ریا
 کہ بول کو بڑی سنگدلی سے پکسا

کشتی کو کو بنیا مر سکتی نے کھرل

۷۹
 ہنہ میں سو صد آگاہنے کی
 ہر عیان کو پورے فیض کے دکھلانے کی
 قریط اس کو پورے فیض کے دکھلانے کی
 خندہ زن بھول میں شادی ہو بار بار کی
 کیسی ہنر کی کیا بات ہو مہجانی کی

غنیہ کہتا ہو لجا لوسو کہ گلشن سے نکل

۸۰
 سطح علیہ جافصل ہباری کا پتہ تک
 پیر کر دون کی ہوتی غفلت جیو دیکھ کر دنگ
 جو غور غور و خیرین جی ہو بڑی اسی ہنگ
 سیرینشت کی مصروف ہو جو پاؤں پر دنگ

شغل میں چاک گریبان کے ہو ہاتھ ہوشل

۱۷۷
 خلق ہو اگل غم کے لیے
 نازہ سخن ہو نیا آتش سودا کے لیے
 کیون چور جاو خطر ہوں دانہ کے لیے
 مصالون کو دیر ہو کر زنجار کے لیے

سرمایہ زہ کیوں لگے سودے کا گل

۱۷۸
 آج کل ہو بنو منہ خاطر ہو
 و خیرین ہستی کیا کیا جگر ہو
 جوتی کا سلسلہ پین ہے از بسا بیوں
 موکلان کے شیخ شب فکر کا بیوں

چتر چتر جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

۱۷۹
 صیدکن طائر مضمون کا خبر تر نکل
 زور بازو پورا ہے دیکھ کر نکل
 خاک مضمون سے پر شاید کہ خبر نکل
 کیا جنون خبر ہے کھنکھتی میں صحرایہ نکل

کہ سیاہی سے ہو ہر حرف کو سوئی کا گل

۱۸۰
 جگر کا دوسرے کا بین علی کی خبر
 پورے دشت میں علی کی نازدنی کی خبر
 ربط الفاظ سے مطلب ہے بیانی کی خبر
 ہو خنکو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر

ہوگی نظم کی انشا و خبر سب مہل

۴۴

سکھ کل کی ہواؤں پر ایسے کچے غور
کہیں گردش میں ہو چاہے کہیں جاگم کا دو
کہیں تھی بن ہو غرق طبع کے طور
کہیں کچھ اور ہی ہوئے کھانا کچھ اور

لفظ بمعنی ہین اور معنی ہین سے بے اگل

۴۵

میں وہ خوب خرابات حرم اور گلاب
کی مہینوں کی گزشتہ میں
کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں
کہیں کہیں کی مہینوں کی گزشتہ میں

کوئی نہ نہ بچا دس سے نہ کوئی آتل

۴۶

نہجی شست میں ہے پونچا چیل میں
کہیں کہیں گیا ہے فلک عیسیٰ پر
کہیں کہیں گیا ہے فلک عیسیٰ پر
کہیں کہیں گیا ہے فلک عیسیٰ پر

گھاگھرا کچھی گزرا کہیں سوے چل

۴۷

خواب میں فروغ میں ہے چیل
راہ میں کہیں کہیں ہے چیل
کہیں کہیں کہیں ہے چیل
کہیں کہیں کہیں ہے چیل

نہ بچا خاک اوڑاؤ سے کوئی رشتہ چیل

وے
 چنبا پر قد سے کہو یہ اپنے ہمار
 نوز چکوبھی دکھائے عجب نقشب نگار
 بے غم غمی نظر آتا ہے سراپا کھار
 بان بے سچ ہے کہ طبیعت اور یاد جو بخار

اے
 طبع گنجین زمانہ گرا چین چین
 یکد سے کی جو بھی سیر سیر چین
 پیغلی کی نین بات ہوا تو غم چین
 کہ در او ایچے نیست معراج چین

ہوئی آئینہ مضمون کی دو چندان صقل

ما توحین جام زحل شیشہ مرہ زیر بغل

وے
 ساقیا تیری تو ہے اولی کی طیرت
 کون کچھ کماڑ سے ساغزو مینا کی طیرت
 بے نظر اپنی خم کند خضر کی طیرت
 رور غمی سے بکھڑکین بی باکی کی طیرت

وے
 کو نظر آتا رہا بگاڑ چھاوٹھا پاؤں
 کہین کھٹا کھٹا نہیں کہین پٹیا کھٹا پاؤں
 کہی کی چھپو زین نہ پڑا سیدھا پاؤں
 گرنے پڑی ہوئی ستارہ کمان رکھا پاؤں

تاکنا ہے توڑیا کی ہسدری بوتل

کہ تصور جی جہان جاند سکے فرق کوئل

۴۷
 کہیں بی دہندی کا زخما نوا نشان
 پھیل چلی جا طرنت بہت گکھا و خبان
 دوزن اکھون میں ایک ہی جلوہ عیاں
 یعنی اویں کے میدان میں پہونچا کر جہاں

۴۸
 امان رکا اور نور کی ساری چمی میں
 باہر جاوے جاوے جو نہیوں کا دین
 سبیل کی طرف ایک طرف ماہین
 سرین کی آہیں کو سرین کو دس بارین

۴۹
 خرمین برق تجلی کا لقب ہے بادل

۵۰
 کہیں بہتی ہوئی نہر بہن و نہر عمل

۵۱
 کوئی عقیدہ کا ذکر کوئی مشغول مراد
 کوئی کلمہ نظر آیا کوئی سبب جو
 جملہ قانون سے ناکرستے تھے بجا جو
 ہر باران میں ہے لاکھ کا درد

۵۲
 کہیں بن نظر اتنی چھین چھپان
 کہیں غلمان بہتے بہاں
 کہیں سناو کہیں عزرائیل
 کہیں بچاں تھی اسناد کہیں اسرار
 کہیں چپ چکوت کہیں اسرار

۵۳
 بہر سچ خداوند جہاں عسز و جل

۵۴
 کہیں ضوان کا کہیں ساتی کوثر کا عمل

۴۴
 محل یافت کے تیار کہیں کا شانے
 شمع اوارہ پادشاخ نکو پروانے
 نشان اندر کی تھی اور کوئی کیا جانے
 کہ بختی کے کسی دست نہان توہ خانے

اک طرف نظر قدرت کے عیاں شیش محل

۴۵
 صوٹ دولت بیکر کہیں چشم
 نظر حمت اظہار کہیں چشم
 طالب اب دیدار کہیں چشم
 عاشق جلوہ طلبیگا کہیں چشم

ناز معشوق کے پردہ میں کہیں حسن محل

۴۶
 کیا بیان ہو جو ان آنکھوں کی بکھوڑ
 پیچو پیچو بیکر نہ جمال سفت
 بیان بکھوڑی و حد نہ کہیں
 حلقہ بستی بستی بکھوڑ

بے نیازی کے ریا میں سے حکمت و بکلی

۴۷
 کہیں کہیں چشم
 کوئی دیکھو کہیں چشم
 شش مشق کہیں چشم
 کہیں بکھوڑ کہیں چشم
 بکھوڑ کہیں چشم

انیا جکی ہیں شایین عرفا میں کو پل

۱۹
عالم زار نمی داشت سحر ارباب
عاشق است و معشوق خدا می ازی
بایستان شفاعت فرستی کی
گل خوشتر است بول درنی عربی

زیب و امان ابد طره و ستار ازل

۲۰
نفع مخلوق بین غنچه بین فقر و غلبه
بکاسید ای بی رویی داغ غلبه
چون نه کی که محمد به اعدای خود
نیکوئی او کاشا به سبب جبر و غلبه

نیکوئی او و کاشا نه مقابل و بدل

۲۱
سوزین و شیرین نفع نقصان و ضرر
قاسم خلد و سفر مالک خوش گوش
روح ایمان کافر کشتن دین کاس گل
روح ریخت کافر نخل دو عالم کاسه

بحر وحدت کاسه چهره کثرت کاکنول

۲۲
غلبه ملک است سبب غلبه و غلبه
باطن و کفر و عین چینی سبب غلبه و غلبه
ایک صفت زیاده و کمبود با عین و غلبه
نیکوئی و خرد و روح شرف کاسه

شیخ ایجاد کی و عزم سالت کاکنول

۴۹
سرور صند بادشہ چرخ دین
صاحب کونین فتنائے نصین
ناصح صدق کزین مہبط انوار بین
رج روح این یکتا عرش برین

حامی دین مبین ناسخ ادیان و ملل

۵۰
ادبیک نشان تین جهان یک یک
شش شش شش شش شش شش
نہج زینت عالم کھٹ عرش اک
نہجت اعلیٰ لایت بین شہ عجب جا

چار اطراف ہر اہت میں نبی مرسل

۵۱
شوق سراجی سرور بین
یوسف ضامن تختہ عرش و عین
یازدین نور سے طائر شہ بان حکم
جی این آج کھون مطلع برجستہ اگر

وجدین آکے قلم ہاتھ سے جگہ اوہل

۵۲
مطلع شان عالم عدوی میں
شاد لولاک کا ہے عالم سرخ و زحل
ناج حکم بین مہر و سرور
مطلوع تغصیل ہے اک بات کہوں قلم و ل
منتخب نخبہ وحدت کا پتہ دوز ازل

کہ نہ احمد کا ہوشانی نہ احد کا اول

۵۹۹
 نویشانی بزور کمان پائگی صبح
 آئینہ معرکہ کھلائے گا شمشیر صبح
 رو بہ رو آپ کے کس طرح بھلا آئگی صبح
 دوزخ و رشتہ کی بھی شمشیر چاچی صبح

تا بد دور محمد کا ہے روزِ اول

۶۰۰
 جسے انسان کو صیف ہو چمپیر کی
 دیکھنے کو ہوئی شائق نظرِ داور کی
 دوی نورانی سر سے ردِ اجب کی
 اشیاءِ برائی میں خلی سے خارجِ اور کی

پر لگی گردنِ رزف میں سنہری مہکلی

۶۰۱
 شمعِ جہنم میں پڑی ہو سب
 آج مجھ کو تیرے محبوب میں رک جا پڑیں
 فخرِ غازی عاشقِ شکر دوش میں چمک پڑیں
 جہنم میں پڑی ہو سب عیش پڑیں

خاک سے پاؤں مقدس کی لگا کر صندل

۶۰۲
 کہلنت تیری شمعِ شامِ تیرے
 جھلکتی ہے تیری شمعِ شامِ تیرے
 اولیت تیری شمعِ شامِ تیرے
 فضیلت تیری شمعِ شامِ تیرے

اولیت تیری شمعِ شامِ تیرے

۵۲۳

جو وزیر سے ہوئی دولت بجان کم
عظمت بجان کم

فیض و وزیر سے ہوئی سطوت بجان کم
عدل و وزیر سے ہوئی نیکوئی بجان کم
لطف و وزیر سے ہوئی نیکوئی بجان کم

۵۲۴

چاندی برنج پور قمر خال سپیل
چنگے نظار کو آئے ہیں ملک کو خیل
شاہ کاکلیت واسر در منزل ذلیل
شاہ حضرت کا ہر تشدد و دو لام دلیل

قمر سلطنت کفر ہوئی مستاصل

صادق ماراغ بصر سر در چشم اکمل

۵۲۵

جو کشت پاک کے مقابل بد بختیادانی
دست خدا بر کے آگے ہوتے دیبا دانی

مردم بین میں یہاں خضر و سجادانی
بجٹ جاوین اعلیٰ کے میں جی ادانی

۵۲۶

پیش قدمی کے آگے اس کے اچھا بینم
شک خاک کھینچا دوسرے کھینچا بینم
خیش نیش اسے اس کے کٹ جاوین قدم
چھلکنا ہوا بھین کے سب جاوین قدم

مصر جو دین اکثر کے مراد ہے قفل

جس جگہ پاؤں کھین سجدہ کرنی تامل

۱۰۷
 عقل اول کی ہر کئی اور کجائوبہ
 کہ غور و نظر نہ کوئی بجا و جہ
 فیض حیران سے نبی نبین کوئی تشبیہ
 نیری تشبیہ کا ہے آئینہ خاندان خیر

۱۰۸
 کہ جسے ہو سکتا ہے غریب از غیر خدا
 غیر ممکن کہ ہو مطلوب خدا غیر خدا
 کہ ہو معشوق خوش اسلوب خدا غیر خدا
 کہ ہو کما ہو بین محبوب خدا غیر خدا

شان نیرنگی مطلق ہے تجھ رنگ محل

اک ذرا دیکھ کچھ کرمی چشم احوال

۱۰۹
 رہنے دین بل کلام اپنی شریعت کا نظام
 صفویوں کو بھی مبارک ہو طریقت کا نظام
 عہد معبودین درمیان اوقیفت کا نظام
 ہر حقیقت کو مجازاً پکا حیرت کا نظام

۱۱۰
 عمدہ سے بہادرت اکثریت کا نظام
 کوئی بجا نہ شکار وحدت اکثریت کا نظام
 ذات اطہر سے ادھار وحدت اکثریت کا نظام
 رفع ہو نیکیا نہ تباہ وحدت اکثریت کا نظام

ہر نیازی کو نیاز آپ کا نازش کا محل

مہم احمد نے کیا آ کے یہ قصہ فیصل

<p>۱۱۱۱ اور خداران موصوفہ کا زبانی دہلی امج دہلی کے پتہ پر ہوا ہوا ہوا قلمبند کی ہوا کو چھلکے میں غلامی نظر سے جیسے احمدین آکر دہلی</p>	<p>۱۱۱۱ جہانگیر نے عجیب ساز سے کیا کیا ہوا اپنی خوشی کا دکھانا ہے کر شاہ بادل نظمیں ہوا آن سر اپنا بادل کیا بھگا کیوں کی جانب کو ہی قیاد بادل</p>
<p>۱۱۱۱ دوز محشر ہوں انہی مری آنکھیں احوال</p>	<p>۱۱۱۱ سجدے کرتا ہے سویر بڑ بٹھا بادل</p>
<p>۱۱۱۱ پہل شہزاد خان ہے مود جی طبع دلی برائے شان ہے سراجی طبع سرگیت کی خان شہزاد جی طبع پورا ہی طرز کی شان ہے پورا جی طبع</p>	<p>۱۱۱۱ حق کو جان میں جو شہزاد خان جی طبع پورا دلی سے بنا تھا جی طبع اب جو بھگا کہ نہ بات ہے دیر انداز جی طبع چھوڑ کر تیلدہ ہنس دھڑکنے خان جی طبع</p>
<p>۱۱۱۱ کہ ہو اس پر زمین اک قایمہ اچھا بادل</p>	<p>۱۱۱۱ آج کہہ میں بچھا ہے مصلیٰ بادل</p>

۱۱۱

زینبیبائی میں ایسا نہ کسی نے کیا
 کلشن برین ہمارا نہ آبا بایا
 بہر گشت گردل میں تصور آیا
 بہر پنج کو اندھیری لگا کر لایا

شہسوار عربی کے لیے کا لابلادل

۱۱۲

خوش غم پرین میں ہو ستم
 عشق پریشانی میں خالق کے پیغم
 بن رضوان میں قیامت کو پہنچا پیغم
 بجا بکان میں بول عربی دہشت پیغم

دست خاص خداوند تعالیٰ یا بادل

۱۱۳

صح اہل سموات زمین کو نمی خنوا
 سر کلزار جان قامت دیو و خنوا
 جلوہ نور خدا روشنی روئے خنوا
 قبلہ اہل نظر کعبہ ابروئے خنوا

موی سر قبلہ کو گھیرے ہو کا لابلادل

۱۱۴

آبد ہو کے عیان کیلکھونی ہو
 جعفر نام ہے کیوں او سکوٹو بونی ہو
 حقیقی شمع پر نور کے ہوئی ہے
 رشک کے شعلہ رخسار کے رونی ہو

برق کے موہ پر ہر کھوے پلا یا دِل

۱۱۱
گر کاغذ بن شاہ کی پائے لذت
خضر کو چشمہ ظلمات کی ہوتی نفرت
آب زندان مبارک سے جو درخت
دور پہنچی لب جان بنی کی شہرت

سن ذرا کہتے ہیں کیا حضرت عیسیٰ مادل

۱۱۲
دردِ لاسِ اوتون کی ہو خفیت
سکنِ قفر میں وہ تو یہ جسمِ شریف
دستِ رخت بنایا ہوا یہ صفت
چشمِ انصاف کو کیا کہے ذرا نہ صفت

وہ دیکھتا ہے تیرا گر چہ یگانا بادل

۱۱۳
بیابان کا یہ چشمہ شجر اور درخت
جگہ غمخوار کی ہو جوت ہو غم
ذاتِ عالی کو پہنچا سکی نہین کو غم
نجانہ نہ درختوں کا درختوں کا غم

شبِ معراج میں تھا عرشِ معلّٰی بادل

۱۱۴
بر ملکِ غفلت سر کی ہو خفیت
حقِ توبہ کے خدا کو بھی جدائی ہوئی تھا
لائی ہر بل و درکب جو تھا ز قارینِ طمان
سہ روزت میں تھا ہندم برقِ براف

مرغزارِ جہنم عالمِ بالا بادل

۱۲۰

عارف و نبوت اسلام کی آفتاب
شش صفت ہیں زینت دین کی
دو جہان میں سے زبول پوشیدہ بالا
ہفت اقلیم میں اس دین کا جگہ لڑکا

۱۲۱

شان انفع کے زخا ذات کی کیا
دو جہاں میں نشانی نہیں کی ہے
اس بند کی پوشاک کے بیان و جہاں
ہر آنے کا ترسے ہر بن در و تہا

خاتری عام رسالت کا گرجا بادل

۱۲۲

خود زنیست کرم ہے چمکا
مرد و خیزد زنیست خلق انہم ہے چمکا
خدا جان زنیست فیض قدم ہے چمکا
دین اسلام کی نیچ دو دم ہے چمکا

۱۲۳

نہجای و کرم محبت ہے صبح
پاؤں پر کا پاؤں اور جنت میں نصیب
نہجای و کرم محبت ہے صبح
مرد و خیزد زنیست خلق انہم ہے چمکا

یا اوٹا قبلہ سے دیتا ہوا کا نہ جا بادل

خاک پیر کو لایا دیے کا نہ جا بادل

۱۲۰
 رعب غیب اسان او عالم کے جری
 جوہ جو چیل ہوئی نیان کی جہری
 جملہ وصف میں اوطوسے کمال تخریبی
 تنغ میدان شجاعت میں چمکتی بجی

ہاتھ گلزار سخاوت میں پرستار دل

۱۲۱
 بت پرستی کے لیے تاجا کر دیا دیہ
 شیعہ نعت تہی کر کہ ہو خاتم خیر
 کہتے آئین میں بل جہنم کی مٹی دیر
 محسن کچھ گلزار سجاوت کی یہ

کہ اجابت کا چلا آتا ہے گہر تار دل

۱۲۲
 مطلع راج
 روضہ پاک چائے میں بیٹھا کسکریں
 انجم ماہ جلائے میں چیرا و شعل
 مرج کل پڑیا حق سے خجرو روزاں
 سجائی تری سرکار سب کچھ بظاہر

یرے ایمان مفصل کا یہی ہے محل نثر

۱۲۳
 شمس حسان کی ہو چھپی فیض عالی
 رنگ تفصیل دکھائے سخن اجمالی
 وعد میں طبع ہو نکلا کرین مضنون حالی
 ہونسا کہ رہے نعت و نثر سے خالی

نہ مر اشعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

۱۳۱
 گشت آتش در غیوران گشتنا ہوئے
 مع ارباب رشت کی نینچ واپو ہوئے
 لغت ہی کا سحر و شام فطینہ ہوئے
 دین و دنیا میں کی کا نہ سہارا ہوئے

۱۳۲
 دل میں تیرا سماں نہ نام مرگ
 سر پہ پاؤں کی ارمان نہ نام مرگ
 شوق دیدار میں غمخوار نہ نام مرگ
 آرزو ہے کہ نہ ادا حیاں نہ نام مرگ

صرف تیرا ہی بھروسہ تری قوت تر اہل

نکل تیری نظر آگے جب آئے اہل

۱۳۳
 ہر گنج بے نقیص فکاح خضر ہر
 ہر زنگان قاصد سے ہو یا اچھ ہر
 ایجاد و نہ جہان شاخ دعا کو کہ ہر
 ہو وراثت یہ اسید وہ نخل ہر

۱۳۴
 دیو و ناگھون کے درمیان صحت ہر
 ہوش بر سر کے پہلے شکل شب قدر
 نفس امارہ کا دل سے چکر کوئی غدر
 نام احمد زبان سے بلا میثم صدر

جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں چل

لب پہ ہوں صلی علی ادل میں سے رعو جل

۱۳۵
 بخشش عیبی که تو برین پند
 سهل تو نفع کی سختی مجبور پند
 جان غمزدن کجای مجذب محبت
 روح و میری کین پادشاه غمزدن

که مرد و جان موی که جو چلتی هست و حل

۱۳۶
 دم برون رفت نامزد محبت کاری
 خاندن جسم بن نقشه صورت کاری
 بین و اهل بند بدم غایت کاری
 مبر و ن پادشاه شو شفاعت کاری

نکر و ده تو که رویا جایگا کل

۱۳۷
 غمزدن شوقست لا محاله
 دل و بدشاش اکسیر بین خوشنیت
 غمزدن آسای غمزدن که در دست جو کج
 پادشاه غمزدن رخسار کس غمزدن کج

گوشه قبر نظر آسای محبتش محل

۱۳۸
 کجین بین کرده پند کجین
 جرم بخشش کس لب و پا خنجر
 دین خنجر کجین کجین کجین
 نیز بان بخت کجین کجین کجین

نه او شمانا کوئی تکلیف نه هو نامیکل

۱۳۹

دل میں دنیا کا نہ ارمان ہے بغدا
خوشی کا نہ بھیاں ہے بعد فنا
شغلِ دل بیان ہے بعد فنا
رخ اور کار و دھیان رہے بغدا

میرے ہمراہ چلے راہِ عدم میں شغل

۱۴۰

آپ کے اظہارِ عفت کی ہو چاہت
صدغیرِ اولِ نیک عفت کے ہو چاہت
نونِ تائیدِ عفت پہون ابرو شریف
خفت ہون گناہانِ نقیل اور خفیف

آئینِ میزان میں جہاں صیغ و معقل

۱۴۱

نیک کی اعمال سے نہیں پاشاہ
محبوبان کوئی ذات ہے جس کا پاشاہ
دلِ شغفہ کی آغوش ہی شامِ پاشاہ
میری شام کے ہوا سستی کی پاشاہ

عارضِ شاہِ محشر ہو اگر حسنِ غسل

۱۴۲

عزتِ بادشاہی ایشہ والا بادشاہ
کہ قدم سے جدا ہو جی شہِ بہادر
دیکھ کر کھینچے ہیں کب وہ آبادشاہ
صفتِ شکر ہے کہ نہ ہو نورِ بادشاہ

ہاتھ میں ہو یہی ستارہ قصہ غزل

۱۴۲
 کہیں نہ کہیں سب ایک زبان بہم آئے
 کہیں نہ کہیں سب ایک زبان بہم آئے
 کہیں نہ کہیں سب ایک زبان بہم آئے
 کہیں نہ کہیں سب ایک زبان بہم آئے

سمت کاشی سے چلا جانب منظر ابدول

تکامل شد

شیخ
محمّد
بن
سید

تقریباً دماغ از طبع و قواد المل الکمل سراسر در خرابی است و بوی ابوالقاسم فصل
هزده گرد شهرستان رسوائی عیشی ننگ آفرینش که در جهان هیچی و ناکامی
بابوالقاسم فصل رجب شی کوس بلند آوازی مینواز و پیشگاه کارکیانی قلمو معانی
هممی دوران ثانی فرزوق و قحطان مخدومنا المعظم سید کاظم حسین صاحب
شایسته - خیالات تباہ خود را در نور و تاریخی بامید اجابت اربغان میفرستد
و خود را به تنهایی قبول امیدوار اثر میکند

وای بر این خواش بی سوا و نه

تاریخ لطیف غم همیشه

کاظم حسین شیفته کز فکر عرش پوی
پاشید در جهان سخن کلکِ نوش
افشاند بر سپهر خیال مغربش
رضوان کرازلطافت طبعش خرد هر
گر نظم را بنجامه صلائی بقا ز ند
بنوشت خمسه که بغزنین اگر دمی
آموخت روزگار ز طبع مهندش
آن دو صحرای محسن کا کورونی شانند
بالای آن حد لقیه رگ کلک شیفته
صد بافته بکار گش بگری عیان
چون خمسه را فرست بمطبع بر آچاپ
عرشی شش فته ام بزبان قبولیت

بی زردبان رسید به عرش سخنوری
صد چشمه های نور چو خورشید خاوری
صد طبله های مشک چو جعد مغبری
سجده کند بخاک درش آب کوثری
آب خضر بر آورد از گلک غمبری
صد بلغ آفرین دماز گور غمبری
این نعت گوی و آداب بوفری
در خاکنای هند ز نعت پیغمبری
گم گم در باغبانی و گم گم در کوثری
رشتک نار و می و دیبا شسته
از حسن چاپ عقد پی بستی یا پرد
این شعر را که خواند به صد ناز و دلبری

در یک هزار و دو صد و هشتاد و یک شش
مطبوع گشت ختمه نعت پیمبری

قطعه تاریخ و صنعت صوری معنوی

از نتیجه افکار منشی سیراج الدین احمد جابری

فکر جناب شیفته کاریج کرد	بدید جان تازه درین پیکر خیال
بنگرنج عروس سخن را بجن دریب	آراست ماسطه فکر با کمال
همانکه حسن شاه پاک قصین را	هر نه شد ز ختمه بخت و جمال
حسن بن فکر محسن و تحسین پیشینه	ناز کج خیال او بود و این چه خوش حال
بگزر دلاز طول و بگو حرف مختصر	میشل به قصین و شد ختمه پیشال

کتاب سراج سال ز هجرت شمار کرد
بس یک هزار و دو صد و شش ماند سال حال

۱۲۰۶ هـ

ایضا در صنعت معنوی

ختمه بی بدل طبع گشت
شعر آن استخاست